رمضان کا آخری عشرہ

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رمضان کا آخری عشرہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رمضان کے بہترین دنوں میں سے ہیں، کیونکہ اس میں لیلۃ القدر ہے، یا تو اس کی ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا اس کی ۲۹ تاریخ کو۔ ان طاق راتوں میں زیادہ تاکید ہے (اور امکان ہے) لیلۃ القدر ہونے کا، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ۲۲، ۲۴، ۲۶، ۲۸ یا ۳۰ کی راتیں ہوں۔ سب سے زیادہ تاکید طاق راتوں میں ۲۷ کی رات کی ہے۔ لیلۃ القدر میں عام طور پر کوئی خاص عبادت نہیں ہے سوائے قیام اللیل کی تاکید کے نبی ﷺ کے اس فرمان کی بنا پر: **مَن قَامَ ليلة القَدرِ إيماناً و احتساباً غَفَرَ اللّٰهُ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ** (جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور اجر کے لئے قیام کیا اس کے پہلے کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے)[1]۔ رہا بعض لوگوں کا ستائیس کی شب میں کثرت سے صدقہ کرنا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ لیلۃ القدر ہے، یا اسی طرح ستائیس کی شب میں عمرہ کرنا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ لیلۃ القدر ہے، تو یہ دو طرح سے غلطی ہے۔ پہلی غلطی: یہ سمجھنا کہ ستائیس کی شب (ہی) لیلۃ القدر ہے، بلکہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک بار لیلۃ القدر ۲۱ کی شب کو ہو گئی۔ دوسری: اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ (۲۷ کی شب) لیلۃ القدر تھی، اور یہ ثابت نہیں ہوتی سوائے کچھ قرائن کے لیکن یقینی طور سے نہیں کہا جا سکتا، تو پھر اس رات میں تخصیص صرف اسی چیز کی کی جائے گی جس کی تخصیص شارع[2] نے کی ہے۔ تو نہ ہی اس رات میں صدقہ کرنے اور نہ ہی عمرہ کرنے سے اجر زیادہ ہو گا، اور یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ رہا اعتکاف کا مسئلہ تو بیسویں تاریخ کو غروبِ آفتاب کے بعد اعتکاف کرنے والا اعتکاف میں داخل ہو جائے، یعنی ۲۱ ویں شب کی ابتداء سے رمضان کے آخری دن غروبِ آفتاب تک (اعتکاف میں رہے) چاہے رمضان ۲۹ دنوں کا ہو یا ۳۰ دنوں کا۔

---

[1] اس لفظ کے ساتھ ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ دیکھئے صحیح ابن حبان: ۲۵۴۳

[2] شارع سے مراد اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جس نے شریعت کو نازل کیا ہے اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ جنہوں نے اللہ کے حکم سے اس کی تبلیغ کی۔

پھر وہ اپنے گھر چلا جائے، اور عید کی نماز تک اسے مسجد میں رکنے کی ضرورت نہیں ہے گرچہ بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز تک رکے مگر اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح اعتکاف کرنے والا دوسرے لوگوں کی طرح (عید کے لئے) بہترین اور خوبصورت لباس میں نکلے، اور اس طرح نہیں جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں: اپنے اعتکاف والے کپڑے میں نکلے جسے اس نے اعتکاف کے دوران پہن رکھا تھا، اور وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس طرح شہید کا خون اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ یہ عبادت کا اثر یا نشانی ہے۔ تو (اس کے جواب میں) ہم ان سے کہتے ہیں کہ کپڑے اعتکاف کی نشانی نہیں ہیں کیونکہ اعتکاف کرنے سے کپڑے میں فرق نہیں پڑتا۔

اسی طرح اعتکاف کرنے والے کو چاہیئے کہ جب تک وہ اعتکاف کر رہا ہے اور اپنے آپ کو مسجد میں روکے ہوئے ہے، تو وہ اپنے وقت کو اللہ کی اطاعت میں لگائے، قرآن کی تلاوت، ذکر اور منع کئے گئے وقتوں کے علاوہ اور وقتوں میں نماز ادا کرے اور اس جیسے قربتِ الٰہی کے اعمال کرے۔ اور یہ اس مقام کو یعنی مسجد کو زیارت کی جگہ نہ بنائے جہاں ملنے جلنے کے لئے اس کے دوست اور اقارب گپ شپ اور کوفی وغیرہ کے لئے جمع ہوں۔ یہ غلطی ہے۔

اعتکاف ہے اللہ کی عبادت کے لئے مسجد کو لازم پکڑنا اللہ کی اطاعت کے لئے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ وہ اس مہینے میں اور لیلۃ القدر میں ہمارے اور تمہارے لئے نصیب رکھے، اور ہمیں اپنی اطاعت میں کام لائے اور ہمیں اپنی نافرمانیوں سے بچائے۔

(مصدر: سلسلة اللقاء الشهري مجلس نمبر ۱۷)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد